۹۸واں باب

سال بھر کی کوششوں سے یثرب دارالسلام بن گیا

یثرب میں اسلام کی اشاعت

یثرب میں اسلام کی اشاعت	۱
یثرب کو ایک مبلغ اور معلم کی ضرورت ہے	۸
مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ	۹
سعد بن معاذ اور اسید بن حضیر رضی اللہ عنہما کا قبولِ اسلام	۱۰
مصعبؓ بن عمیر کی سعد بن معاذؓ کے گھر منتقلی	۱۳
یثرب میں پنج وقتہ نماز کا قیام	۱۳

۹۸واں باب

یثرب میں اسلام کی اشاعت

اسعد بن زرارہ اور مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہما کی کوششوں سے دس ہزار لوگوں کا قبولِ اسلام

یثرب کو ایک مبلغ اور معلم کی ضرورت ہے:

۱۲ نبوی میں جب بارہ افراد نے بیعت عقبہ اولیٰ میں حصہ لیا اور یثرب واپس ہوئے تو شدت سے یہ محسوس کیا کہ اسلام کی تعلیمات سکھانے کے لیے کوئی معلم مکہ کے مسلمانوں میں سے آنا چاہیے۔ چناں چہ انھوں نے معاذ بن عفرا (حارث) اور رافع بن مالک رضی اللہ عنہما کو اس درخواست کے ساتھ آپؐ کے پاس بھیجا کہ ہمارے ساتھ ایسا کوئی معلم بھیجیں جو دین کی تبلیغ کرے اور ہمیں قرآن پڑھائے۔ اِس مقصد کے لیے آپؐ نے مصعبؓ بن عمیر کا انتخاب کیا اور انھیں حکم دیا کہ اسلام کی طرف آنے والے اہل یثرب کو قرآن سکھائیں اور اسلام کی تعلیم دیں یعنی جو آدابِ زندگی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سیکھے ہیں اُن کو اہلِ یثرب کے مسلمانوں کے اخلاق و زندگی میں اپنے عمل اور تعلیمات سے منتقل کریں۔ مصعب بن عمیر عبدریؓ مدینہ پہنچے تو اسعد بن زرارہؓ نے اُنھیں اپنے گھر مہمان ٹھہرایا۔ پھر جذبوں سے معمور دونوں جوانوں نے مل کر یثرب میں دینِ اسلام کی دعوت دینی شروع کر دی، اور چند مہینوں میں ایک انقلاب برپا کر دیا، فلک نے زمین پر نہ اس سے قبل دو تنہا آدمیوں کو اتنا بڑا انقلاب .... اسلحہ تو کجا، اونچی آواز میں بات کیے بغیر برپا کرتے دیکھا تھا اور نہ ہی اُس کے بعد سے آج تک اس کی کوئی جھلک نظر آئی اور نہ ہی راقم کو توقع ہے کہ اس کائنات کے اختتام تک دوبارہ کبھی اس انداز کا ٹھنڈا اور گہرا انقلاب آئے گا۔ یثرب میں مصعبؓ 'مقری' مشہور ہو گئے، یعنی پڑھانے والا، استاد!

یثرب میں اسلام کی اشاعت کی مہم:

یہ دونوں اصحاب انصار کے ایک ایک گھر جاتے، قبائل کی چوپالوں میں لوگوں سے ملاقاتیں کرتے، ان کی کوششوں سے خزرج کا کوئی گھر ایسا نہ رہا جہاں رسول پاکؐ کا ذکر نہ پہنچا ہو، انھیں قاری (قرآن پڑھنے والا) اور مقری (قرآن پڑھانے والا) کہا جانے لگا۔ اوس اور خزرج کی مشترکہ نمازوں میں مصعبؓ نماز کی امامت بھی کرتے، کیوں کہ امامت کے لیے وہ دونوں قبیلوں کو قابلِ قبول تھے۔ مصعبؓ بن عمیر کے ہاتھ پر ایمان

لانے والے بے شمار انصاریوں میں محمد بن مسلمہ، اسید بن حضیر، معاذ بن جبل اور سعد بن معاذ رضی اللہ عنہم جیسے برگزیدہ اور بااثر اصحابِ یثرب شامل ہیں۔ مصعب رضی اللہ عنہ کی یثرب میں اسلام کی اشاعت کے حوالے سے بے نظیر کام یاب کوششوں کی تفصیلات سے قبل آپ کا مختصر تعارف ضروری ہے۔ اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ کے حالات زندگی ہم پچھلی جلد میں بیان کر چکے ہیں۔

مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ

قصی، بانی قریش تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نسب ذیل میں دیکھا جا سکتا ہے، اس کے بعد مصعب رضی اللہ عنہ کا نسب تحریر ہے، جس سے آپؐ کے ساتھ مصعب رضی اللہ عنہ کا نسبی تعلق جانا جا سکتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پر دادا اور مصعب رضی اللہ عنہ کے دادا ایک ہی شخصیت یعنی جناب ہاشم تھے۔

محمدؐ [رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم] بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن عبد الدار بن زید [لقب قصی] بن کلاب بن مرہ .... مصعب رضی اللہ عنہ بن عمیر بن ہاشم بن عبد مناف بن عبد الدار بن زید [لقب قصی] بن کلاب بن مرہ

بنو عبدالدار کے ایک فرد ہونے کے ناطے عبدری یا داری کہلاتے تھے۔ ابو محمد آپ کی کنیت تھی۔ مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ، چھٹی صدی کے بالکل آخری برسوں میں کسی وقت [۵۹۵ء کے بعد] پیدا ہوئے۔ مصعب رضی اللہ عنہ کی والدہ خناس بنت مالک مُشرک تھیں اور اپنے بیٹے کو اسلام سے روکتی تھیں۔

۴ نبوی میں مصعب رضی اللہ عنہ کو پتا چلا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دارِ اَرقم میں اسلام کی دعوت دے رہے ہیں تو وہاں پہنچے، آپؐ کی رسالت کی تصدیق کی اور اسلام قبول کیا، وہ آپؐ سے ملنے دارِ اَرقم جاتے رہتے، ایمان کے جرم میں اُن کے گھر والوں نے انھیں ستون سے باندھ دیا۔ مصعب رضی اللہ عنہ برابر قید میں رہے، حتیٰ کہ موقع پا کر گھر سے بھاگ آئے اور حبشہ جانے والے مہاجرین کے پہلے گروپ میں شامل ہو گئے۔ انھیں ہجرت حبشہ و مدینہ، دونوں کی سعادت حاصل ہوئی۔

مصعب رضی اللہ عنہ بن عمیر، حسین و خوب صورت چہرہ، نرم و نازک جلد، موزوں قد و قامت سے آراستہ مردانہ وجاہت کا شاہ کار تھے، جس کی وجہ سے لوگوں کی نگاہوں کا مرکز بن جاتے تھے۔ ان کے والدین خوش حال اور متمول تھے۔ چناں چہ وہ عمدہ لباس زیب تن کرتے، بڑے بال رکھتے، خوشبو سے معطر رہتے اور حضر موت کے بنے ہوئے نوک دار (حضرمی) جوتے پہنتے۔ اسلام لانے کے بعد مصعب رضی اللہ عنہ کا ناز و نعم مفلوک الحالی میں بدل

گیا، ان کی جلد سوکھ کر پھٹ گئی۔ مستدرک حاکم کی روایت کے مطابق رسول اللہ ﷺ ان کے زمانۂ خوش حالی کو یاد کرکے فرماتے: میں نے مکہ میں مصعبؓ بن عمیر سے زیادہ عمدہ زلفوں والا، اعلیٰ لباس پہننے والا اور زیادہ خوش حال کسی کو نہیں دیکھا!

ہجرتِ حبشہ کے چند ہی ماہ بعد قریش کے قبول اسلام کی افواہ [واقعہ غرانیق] حبشہ میں موجود مسلمانوں تک پہنچی توان میں سے کچھ مکہ واپس ہوئے مگر پہنچنے سے پہلے ہی ان کو معلوم ہو گیا کہ یہ اطلاع غلط تھی تو کچھ تو واپس حبشہ لوٹ گئے، یوں یہ اِن حضرات کی ہجرت ثانیہ [دوسری ہجرت] تھی۔ تاہم تینتیس اصحاب جو حبشہ واپس نہ گئے اور جنھوں نے مکہ ہی میں رہنا پسند کیا اُن میں مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ شامل تھے۔ مصعبؓ گھر پہنچے توان کی والدہ نے ان کے جماؤ اور استقلال کو دیکھ کر انھیں ان کے حال پر چھوڑ دیا۔

سعد بن معاذ اور اسید بن حضیر رضی اللہ عنہما کا قبولِ اسلام

یثرب میں اسلام کی اشاعت کا ایک یادگار واقعہ، دعوتِ دین کی کام یابی کا ایک عجیب واقعہ! ایک روز اسعد بن زرارہؓ دعوتی دورے پر اپنے مربی جناب مصعب بن عمیرؓ کو لے کر بنی عبدالاشہل اور بنی ظفر کے محلے میں تشریف لے گئے اور وہاں ایک باغ کے اندر ایک کنویں پر بیٹھ گئے۔ ان کے پاس چند مسلمان بھی جمع ہو گئے۔ اس وقت تک بنی عبدالاشہل [اوس کے ایک ذیلی خاندان] کے دونوں سردار یعنی سعد بن معاذ اور اسید بن حضیر رضی اللہ عنہما مسلمان نہیں ہوئے تھے بلکہ مشرکانہ جاہلیت پر تھے۔ دونوں سرداروں نے آپس میں گفتگو کی؛ سعد نے اسید سے کہا: یہ دونوں ہمارے گھروں میں گھس کر ہماری ہی قوم کے ضعیف الاعتقاد لوگوں کو بے وقوف بنانے آئے ہیں، انھیں سختی سے منع کر دو۔ اپنے خالہ زاد اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ سے تعلقات کا خیال نہ ہوتا تو میں خود ان سے نبٹ لیتا [باوجودیکہ اسعد خزرجی تھے مگر دونوں قبیلوں کی حالت امن میں آپس میں شادیاں ہو جاتی تھیں]۔ جاؤ ذرا ان دونوں کو جو ہمارے کمزوروں کو بے وقوف بنانے آئے ہیں ڈانٹ دو اور ہمارے محلے میں آنے سے منع کر دو۔ اس پر اسید اپنا نیزہ اُٹھائے ہوئے، ان دونوں کی جانب غصے میں تیزی سے بڑھے۔ انھیں آتا دیکھ کر اسعدؓ نے مصعبؓ سے کہا: یہ قوم کا سردار ہے، اس کے معاملے میں پوری خوبی اور عمدگی سے اللہ کی بات پہچانے کا حق ادا کرنا۔ مصعبؓ نے کہا: اگر یہ بیٹھ گیا تو میں اس سے بات کرلوں گا۔ اسید ان کے پاس بڑے درشت انداز میں آن کھڑا ہوا، چہرے کو بل دے کر جتنا خوف ناک بنا سکتا تھا، بنا کر بولا: تم دونوں ہمارے ہاں کیوں آئے ہو؟ مصعبؓ کو مخاطب کر کے کہا کہ تو ہمارے شہر میں اس [اسعد بن زرارہؓ] نادر اور

انوکھے کے پاس آبسا ہے تاکہ ہمارے اندر پائے جانے والے سادہ لوح عوام کو الٹی سیدھی پٹیاں پڑھا کر بے وقوف بنائے۔ مصعبؓ اور اسعدؓ اُٹھ کر اِن کے سامنے آ گئے، دوسری بار پھر اُس نے یہی بات دہرائی تو مصعبؓ نے کہا: آپ بیٹھ کر بات کیوں نہیں سن لیتے؟ اگر کوئی بات پسند آ جائے تو قبول کر لیجیے گا پسند نہ آئے تو نہ مانیے گا۔ اسید نے کہا: بات منصفانہ کہہ رہے ہو۔ اس کے بعد اپنا حربہ گاڑ کر بیٹھ گئے۔ مصعبؓ نے ان کو اسلام کے بارے میں بتایا اور قرآن کی آیات پڑھ کر سنائیں۔ دونوں داعیانِ دین کا بیان ہے کہ واللہ ہم نے اسید کے بولنے سے پہلے ہی چہرے پر اسلام کے نور کو اور اُس کی نرمی کو دیکھ لیا۔ قرآن سنتے ہی وہ تو گویا بے خود ہو گئے اور کہا: یہ کلام کیا ہی عمدہ اور کیا ہی بھلا ہے! پھر پوچھا: اس دین میں داخل ہونے کے لیے تم کیا طریقہ اختیار کرتے ہو؟ انھوں نے کہا: آپ غسل کریں، کپڑے پاک کر لیں پھر حق کی شہادت دیں، پھر دو رکعت نماز پڑھیں۔ سعدؓ اٹھے نہائے، کپڑے پاک کیے، کلمہ شہادت ادا کیا اور دو رکعت نماز پڑھی۔ پھر اسیدؓ نے کہا کہ میرے پیچھے ایک اور شخص ہے اگر وہ تمھارا دین قبول کر لے تو اس کے قبیلے کا کوئی آدمی پیچھے نہ رہے گا، میں ابھی اسے بھیجتا ہوں۔ (اُن کا اشارہ سعد بن معاذ کی طرف تھا)

اس کے بعد اسید نے اپنا حربہ اٹھایا اور پلٹ کر سعد کے پاس پہنچے، وہ اپنی قوم کے ساتھ محفل میں تشریف فرما تھے (اسیدؓ کو دیکھ کر) بولے: میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں، یہ وہ چہرہ نہیں ہے جسے لے کر اسید گیا تھا۔ وہ پاس پہنچے تو سعد نے پوچھا: کیا کر آئے ہو؟ مجھے لگتا ہے تم کسی کام کے آدمی نہیں ہو! اسیدؓ نے جواب دیا: میں نے ان دونوں سے بات کی، واللہ مجھے تو کوئی قابل اعتراض بات نظر نہیں آئی، ویسے میں نے اُنھیں منع کر دیا ہے اور انھوں نے کہا ہے ہم وہی کریں گے جو آپ چاہیں گے۔ اُسید نے گفتگو جاری رکھتے ہوئے کہا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ بنی حارثہ کے لوگ اسعد بن زرارہؓ کو قتل کرنے لے گئے ہیں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ جانتے ہیں کہ اسعد آپ کی خالہ کا لڑکا ہے لہٰذا وہ چاہتے ہیں کہ آپ کا عہد [اوس و خزرج کے درمیان جنگ بندی کا معاہدہ] توڑ دیں۔ یہ سن کر سعد غصے سے بھڑک اٹھے اور اپنا نیزہ لے کر سیدھے ان دونوں کے پاس پہنچے۔ دیکھا تو دونوں اطمینان سے بیٹھے ہیں۔ عقل مند تھے، سمجھ گئے کہ اسید نے چاہا ہے کہ میں بھی ان کی باتیں سنوں۔ لیکن یہ ان کے پاس پہنچے تو کھڑے ہو کر سخت سست کہنے لگے۔ پھر وہ غضب ناک ہو کر اسعد بن زرارہ کے پاس آئے اور اُن کو مخاطب کر کے کہا کہ ابوامامہ: خدا کی قسم! اگر میرے اور تیرے درمیان رشتہ داری نہ ہوتی تو تم مجھ سے اس نرمی کی امید نہ رکھ سکتے تھے کہ تو ہمارے گھروں میں آ کر وہ کام کرے جو ہمیں پسند نہ ہو، ہمارے گلی

محلوں میں ایسی حرکتیں کرتے ہو جو ہمیں گوارا نہیں۔

تب اسعدؓ نے مصعبؓ سے کہا: آپ کے سامنے ایک سردار کھڑا ہے جس کے پیچھے ایک بڑی قوم ہے۔ اگر اس نے آپ کی بات مان لی تو قوم کے دو آدمی بھی اسلام قبول کرنے سے باز نہ رہیں گے۔ مصعبؓ نے سعد سے کہا: آپ تشریف کیوں نہیں رکھتے، ہماری بات تو سنیں۔ اگر کوئی بات پسند آگئی تو قبول کرلیں اور اگر پسند نہ آئی تو ہم آپ کی ناپسندیدہ بات کو آپ سے دور ہی رکھیں گے۔ سعد نے کہا: انصاف کی بات کہتے ہو۔ اس کے بعد اپنا نیزہ گاڑ کر بیٹھ گئے۔ مصعبؓ نے ان کے سامنے اسلام پیش کیا اور سورۂ زخرف کی ابتدائی آیات تلاوت کیں۔ اسعد بن زرارہؓ اور مصعب بن عمیرؓ کا کہنا ہے کہ قرآن سنتے ہی ایمان کا نور اُن کے چہرے پر عیاں ہوگیا، ہم جان گئے کہ اُنھوں نے ہماری بات کو مان لیا ہے۔ سعد نے بے ساختہ پوچھا کہ اس دین میں داخل ہونے کے لیے تم کیا طریقہ اختیار کرتے ہو؟؟ انھوں نے کہا: آپ غسل کریں، کپڑے پاک کرلیں پھر حق کی شہادت دیں، پھر دو رکعت نماز پڑھیں۔ اُسید اٹھے، نہائے، کپڑے پاک کیے، کلمہ شہادت ادا کیا اور دو رکعت نماز پڑھی۔ پھر اپنا نیزہ پکڑا اور اپنی قوم کی چوپال میں واپس چلے دیے۔

لوگوں نے کہا: اللہ کی قسم، سعد وہ مقصد پورا کیے بغیر لوٹے ہیں جس کے لیے یہاں سے گئے تھے۔ لوگوں کے درمیان واپس پہنچ کر انھوں نے لوگوں سے پوچھا: تم مجھے اپنے قبیلے میں کیسا پاتے ہو؟ انھوں نے جواب دیا: آپ ہمارے سردار ہیں، سب سے زیادہ زیرک و دانش ور اور بابرکت مشورہ دینے والے ہیں۔ سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: اچھا تو سنو! اب تمھارے مردوں اور عورتوں سے میری بات چیت حرام ہے جب تک کہ تم لوگ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہ لاؤ۔ سردار قبیلہ کی اس بات کا اثر یہ ہوا کہ شام ہوتے ہوتے اس قبیلے کا کوئی بھی مرد عورت ایسا نہ بچا جو مسلمان نہ ہو گیا ہو، صرف ایک آدمی جس کا نام اصیرم تھا، جس نے قبولِ اسلام میں غزوہ احد تک تاخیر کی۔ پھر احد کے دن اس نے اسلام قبول کیا اور جنگ میں لڑتا ہوا کام آگیا۔ اس نے ابھی اللہ کے لیے ایک سجدہ بھی نہ کیا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس نے تھوڑا عمل کیا اور بھرپور اجر پایا۔ مصعب رضی اللہ عنہ، اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ ہی کے گھر مقیم رہ کر اسلام کی تبلیغ کرتے رہے۔ یہاں تک کہ انصار کا کوئی گھرانہ نہ بچا جس میں چند مرد اور عورتیں مسلمان نہ ہو چکی ہوں۔ صرف بنی امیّہ بن زید اور خطمہ اور وائل کے مکانات باقی رہ گئے تھے۔ مشہور شاعر ابو قیس بن اسلت اُنھیں میں سے تھا اور یہ لوگ اُسی کی بات مانتے تھے۔ اس شاعر نے اُنھیں غزوہ خندق (۵ سنہ ہجری) تک اسلام سے دور رکھا۔

مصعبؓ بن عمیر کی سعد بن معاذؓ کے گھر منتقلی

بعض روایات کے مطابق بنو نجار نے اسعد بن زرارہؓ پر زور دیا کہ وہ مصعبؓ کو اپنے گھر میں نہ رکھیں [ممکن ہے کہ یہ اُس وقت تک ایمان نہ لانے والے افراد کا معاملہ ہو]، چناں چہ کسی تنازعے سے بچنے کے لیے مصعبؓ، سعد بن معاذؓ کے یہاں منتقل ہو گئے۔ یہاں سے اُنھوں نے اسلام کی اشاعت کی، پھر وہ وقت آیا کہ یثرب کا کوئی گھرانہ ایسا نہ رہا جس میں ایک مرد یا عورت نے اسلام قبول نہ کر لیا ہو۔ ایک اندازے کے مطابق نبی ﷺ کی تشریف آوری کے وقت انصار میں اسلام قبول کرنے والی آبادی دس ہزار [بمع خواتین، بزرگ اور بچے] کے قریب تھی۔ البتہ اوس کے گھرانوں میں چند افراد تھے جنھوں نے ایمان لانے میں جنگ خندق اور فتح مکہ تک تاخیر کی، خصوصاً شاعر ابو قیس (صیفی) بن اسلت اور اُس کے پیچھے چلنے والے چند لوگ جو رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی کے بہکاوے میں آ گئے تھے۔ ایک روایت کے مطابق موت سے کچھ قبل ابو قیس بن اسلت نے بھی اسلام قبول کر لیا تھا۔

یثرب میں پنج وقتہ نماز کا قیام

یثرب میں پنج وقتہ نماز پڑھانے کی ذمہ داری مصعبؓ کے بعد اسعد بن زرارہؓ کو مل گئی۔ ایک روایت کے مطابق مدینہ میں سب سے پہلا جمعہ بھی مصعبؓ نے پڑھایا۔ ابن سعد کہتے ہیں کہ مصعبؓ نے خود خط لکھ کر ایک ہفت روزہ نماز کی اجازت مانگی تو آپؐ نے لکھا: وہ دن دیکھو جب یہود اپنے سبت کا اعلان کرتے ہیں [یعنی سنیچر سے ایک دن قبل]۔ جب سورج ڈھل جائے تو دو رکعت ادا کر کے اللہ کی قربت چاہو، اس کے ساتھ خطبہ بھی دو۔ مصعبؓ نے سعد بن خثیمہؓ کے گھر میں جمعہ پڑھانے کا اعلان کیا۔ بارہ افراد نے تاریخ اسلامی کی پہلی نماز جمعہ ادا کی۔ اس روز ایک بکری بھی ذبح کی گئی۔ عبدالرحمٰن بن کعبؓ کی روایت مختلف ہے، کہتے ہیں: میرے والد کعب بن مالکؓ کی بینائی زائل ہو چکی تھی اور میں انھیں پکڑ کر لے جاتا تھا۔ وہ جمعہ کی اذان سنتے تو ابو امامہ اسعد بن زرارہؓ کے لیے دعاے مغفرت ضرور کرتے۔ میں نے وجہ پوچھی تو بتایا کہ وہ پہلے شخص تھے جنھوں نے مدینہ سے ایک میل باہر نقیع الخضمات میں ہمیں جمعہ کی نماز پڑھائی، جس میں چالیس آدمی شامل ہوئے۔

اگلے موسم حج یعنی تیرھویں سال نبوت کا موسم حج آنے سے پہلے مصعب بن عمیرؓ اشاعتِ دین میں بیش بہا کامیابی کا مژدہ لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں مکہ واپس آئے اور آپ ﷺ کو قبائلِ یثرب کے

حالات، ان کی جنگی اور دفاعی صلاحیتوں اور اہلِ یثرب کی فطرت میں داخل نیکی میں سبقت کی خوبی سے آگاہ کیا۔

یہاں پہنچ کر زیرِ مطالعہ باب کا مرکزی موضوع [یثرب میں پہلی بیعت عقبہ کے بعد اشاعتِ اسلام] ختم ہو جاتا ہے، مگر راقم کو یک تشنگی رہے گی کہ اگر یثرب کو مدینۃ النبی ﷺ بنانے والے، اشاعت اسلام کے ہیرو، مصعب بن عمیرؓ، اپنی محبوب ترین شخصیتوں میں سے ایک کے بارے میں، کچھ مزید کچھ گفتگو نہ ہو۔

رسول اللہ کی حفاظت کرتے ہوئے مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کی شہادت

ہجرت کے دوسرے برس [ہجرت کے ۱۸ ماہ بعد] غزوۂ بدر میں رسول اللہ ﷺ نے یہ فرماتے ہوئے کہ ہم عبدالدار سے وفا کا زیادہ حق رکھتے ہیں۔ اسلامی فوج کا علم، حجابہ ولواء کے ذمہ دار قبیلے بنو عبدالدار کے فرد، عبدالدار کے سکڑ پوتے مصعبؓ بن عمیر کو تھما دیا۔ یہ سفید اور بڑا علم تھا۔ یہ ایک ایسا اعزاز تھا کہ اِس جیسا اعزاز زمین پر پیدا ہونے والے کسی آرمی چیف آف سٹاف کو نہیں ملا۔

اسی طرح غزوۂ احد جنگ کے آغاز میں رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا: مشرکوں کا پرچم کس نے اٹھایا ہوا ہے؟ آپؐ کو بتایا گیا: بنو عبدالدار نے۔ فرمایا: ہم ان سے زیادہ حق وفا رکھتے ہیں۔ کہاں ہیں مصعب بن عمیرؓ؟ وہ بولے: میں ادھر ہوں۔ آپؐ نے فرمایا: لو یہ علم اُٹھاؤ۔

مصعبؓ نے اس غزوہ میں رسول اللہ ﷺ کی حفاظت اور محبت کا خوب حق ادا کیا عقب سے کفار کے اچانک حملے سے مالِ غنیمت جمع کرتی فاتح مسلم فوج جو شکستہ اور منتشر ہوئی تو گھوڑے پر سوار ایک قریشی بڑھا اور کہا: مجھے محمد کا پتا بتاؤ، اگر وہ بچ گئے تو میں نہ بچ پاؤں گا۔ مصعبؓ نے جو علم مضبوطی سے تھامے ہوئے تھے، اس کا راستہ روکا، اُس نے آپ ﷺ کے شبہ میں مصعبؓ کا دایاں ہاتھ کاٹ دیا۔ انھوں نے پرچم بائیں ہاتھ میں لے لیا اور قرآن کی تلاوت کرنے لگے۔ اس نے بایاں ہاتھ کاٹا تو مصعبؓ نے علم کٹے بازوؤں میں لے کر سینے سے چمٹا لیا۔ بد بخت نے تیر سے تیسرا وار کیا تو مصعبؓ شہید ہو کر گر پڑے۔ مصعبؓ کو شہید کرنے کے بعد اُس نے لشکر قریش میں مشہور کر دیا کہ میں نے محمدؐ کو (معاذاللہ) قتل کر دیا ہے۔ اس معرکے کی تفصیل ہجرت کے بعد جب اس برس کے حالات زیرِ بحث آئیں گے تو ان شاءاللہ بیان ہو سکے گی۔ مصعبؓ کی والدہ خناس بنت مالک نے جنگ احد میں بھی مشرکوں کی طرف سے حصہ لیا۔

اختتام غزوہ پر رسول اللہ ﷺ نے علم بردارِ سپاہ، مصعبؓ کی لاش کو میدان جنگ میں پڑا دیکھا تو ان کے حق میں دعا کی پھر فرمایا: اللہ کا رسول گواہی دیتا ہے کہ تم روز قیامت اللہ کے ہاں شہدا میں شمار ہوگے۔ مصعبؓ بن عمیر کے پاس ایک ہی دھاری دار چادر تھی جسے کفن بنایا گیا، اسے سر پر رکھتے تو پاؤں نظر آتے تھے، پاؤں پر ڈالتے تو سر کھل جاتا، آخرکار نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس کے پاؤں پر تھوڑی سی اذخر گھاس رکھ دو (ابوداؤد: ۲۸۷۶)۔

مصعب بن عمیرؓ کو دیکھ کر نبی ﷺ رو پڑے

علیؓ بن ابی طالب فرماتے ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مسجد نبوی میں بیٹھے تھے کہ مصعبؓ بن عمیر آئے، ان کے جسم پر ایک چادر کے علاوہ کوئی کپڑا نہ تھا جس پر پوستین کے پیوند لگے ہوئے تھے۔ آپؐ انھیں دیکھ کر رو پڑے، کیوں کہ وہ ناز و نعم میں پلے ہوئے تھے اور آج کس حال میں تھے۔ پھر سوال فرمایا: ”وہ دن کیسے ہوں گے جب تم میں سے کوئی صبح کو ایک جوڑا پہنے ہوگا، شام کو دوسرا لباس زیب تن کرلے گا۔ اس کے سامنے کھانے کی ایک پلیٹ رکھی جائے گی اور دوسری اٹھالی جائے گی۔ تم گھروں میں اس طرح چھپ کر بیٹھوگے، جس طرح کعبہ پردے میں لپٹا ہوتا ہے؟“ صحابہؓ نے کہا: یارسول اللہ، کیا ہم تب بہتر حال میں نہ ہوں گے کہ عبادت کے لیے فارغ ہوں گے اور روزی کی فکر نہ ہوگی؟ آپؐ نے فرمایا: نہیں، تم اُس دن سے زیادہ آج اچھی حالت میں ہو (ترمذی: ۲۴۷۶)۔ ایسی ہی ایک روایت زبیر بن العوامؓ سے کچھ مختلف متن کے ساتھ ہے۔ رسول اللہ ﷺ قبا میں کچھ صحابہؓ کے ساتھ تشریف فرما تھے۔ مصعبؓ بن عمیر آکر کھڑے ہوئے، ان کی چادر ان کا جسم چھپانے سے معذور تھی۔ صحابہؓ نے یہ دیکھ کر سر جھکا لیے۔ مصعبؓ نے سلام کیا تو سب نے جواب دیا۔ تب آپؐ نے مصعبؓ کی تعریف کی اور فرمایا: ”میں نے اسے مکہ میں والدین کے پاس دیکھا ہے، انھوں نے اسے بہت ناز و نعم میں رکھا ہوا تھا۔ قریش کا کوئی نوجوان اس جیسا آسودہ حال نہ تھا، پھر اللہ کی رضاجوئی میں، اُس کے رسولؐ کی نصرت کرنے کے لیے اس نے یہ آسودگی ختم کر ڈالی۔ سن لو، تم پر بھی حالات بدل بدل کر آئیں گے، حتیٰ کہ جب ایران و روم فتح ہو جائیں گے، تم ہی میں سے کوئی ہوگا جو صبح کو ایک جوڑا پہنے ہوگا، شام کو دوسرا لباس زیب تن کرلے گا، صبح اسے ایک طرح کے کھانے کی پلیٹ پیش کی جائے گی، شام کے وقت دوسرے کھانے کی ڈش ہوگی۔“ صحابہؓ نے پوچھا: یارسول اللہؐ، ہم آج بہتر حال میں ہیں یا اس روز ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم آج

کے دن کہیں بہتر ہو۔

عبدالرحمن بن عوفؓ ایک دن روزہ سے تھے، افطار کے وقت کھانا لایا گیا تو کہا: مصعبؓ بن عمیر کو شہید کر دیا گیا، حالاں کہ وہ مجھ سے بہتر تھے۔ انھیں ایک چادر کا کفن پہنایا گیا، اسے سر پر رکھتے تو پاؤں نظر آتے تھے، پاؤں پر ڈالتے تو سر کھل جاتا۔ سیدنا حمزہؓ کو جام شہادت پلایا گیا، وہ بھی مجھ سے اچھے تھے۔ اب ہمیں دنیا میں خوب کشادگی دے دی گئی ہے، مجھے اندیشہ ہے کہ ہماری نیکیاں جلد چکا دی گئی ہیں۔ پھر وہ رونے لگے اور روتے روتے کھانا چھوڑ دیا (بخاری: ۱۲۷۵)

خباب بن ارتؓ فرماتے ہیں کہ ہم نے نبی ﷺ کے ساتھ ہجرت کی، اللہ کی خوشنودی ہی ہمارا مقصد تھا، اس لیے ہمارا اجر اللہ کے ہاں محفوظ ہو گیا۔ پھر ہم میں سے وہ ہوئے جو کوئی صلہ پائے بغیر گزر گئے، جیسے مصعبؓ بن عمیر، احد کے دن شہید ہوئے۔ انھیں کفن دینے کے لیے ہمیں ایک ہی دھاری دار چادر ملی۔ اسے سر پر رکھتے تو پاؤں نظر آتے تھے، پاؤں پر ڈالتے تو سر کھل جاتا۔ تب رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ان کا سر ڈھانپ دیں اور پاؤں پر اذخر گھاس رکھ دیں۔ ہم میں سے وہ لوگ بھی تھے جن کے ثمرات پختہ ہو گئے اور وہ اب ان سے محظوظ ہو رہے ہیں (مسلم: ۲۱۳۳)۔ شہادت کے وقت آپ کی عمر صرف چالیس سال تھی۔

مصعبؓ بن عمیر کے کوئی بیٹا نہ تھا۔ حمنہ بنت جحش سے ان کی ایک ہی بیٹی زینب پیدا ہوئیں جن کی شادی عبداللہ بن عبداللہ سے ہوئی۔ مصعبؓ کی نواسی کا نام قریبہ تھا۔

☆☆☆☆☆